سوال

(225) عورت کے جنازہ میں تابوت بنانا کہیں ثابت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت کے جنازہ میں تابوت بنانا کہیں ثابت ہے یا نہیں ۔ بعض مولویوں نے ایک عورت کے جنازہ پرتابوت کو توڑوادیااورناجائز بتایا اوروقت دفن کرنے کے قبر میں چادر سے پردہ کرناثابت ہے یا نہیں ۔ بینواتوجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(ترجمہ عربی عبارت) ''نبی ﷺ نے فرمایا : ''جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا قیامت کے دن اس کی اللہ پردہ پوشی کرے گا'' اس میں ترغیب ہے کہ مسلمان کے نقائص کی پردہ پوشی کرنا چاہیے خواہ زندہ ہو یا مردہ ۔ اس عموم میں یہ بھی داخل ہے جو غسل دینے والا میت کی شرم گاہ وغیرہ کو دیکھتا ہے مکروہ ہے اس کا حال بیان کرنا ۔ عورت کے جنازہ میں امام کا وسط میں کھڑا ہونا بھی اسی لیے ہے کہ عورت کی پردہ پوشی ہو بخلاف مرد کے اور عورتوبس کے لیے تابوت بن جانے سے پردہ کا انتظام تو ہوگیا اب درمیان میں کھڑا ہونا ضروری معلوم نہیں ہوتا ۔''

''مرد کے جنازہ میں سر کے مقابل امام کھڑا ہوتا کہ اس کی نظر نہ پڑے بہ خلاف عورت کے کہ اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو کیونکہ وہ عموماًتابوت میں ہوتی ہے اوراس کے وسط میں کھڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی آنکھوں سے امام آڑ بن جائے ۔ حضرت انس نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے اورایک جنازہ آیا اس کا سبز رنگ کاتابوت تھا آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے علاء بن زیاد نے پوچھا اے ابو حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھایا کرتے تھے کہنے لگے ۔ ہاں ۔''

اور نیل الاوطار میں نسبت حدیث ابوداوٴد کے لکھا ہے : الحدیث الثانی حسنہ الترمذی وسکت عنہ ابوداوٴد والمنذری والحافظ فی التلخیص ورجال اسنادہ ثقات اور مولوی وحید الزمان ترجمہ ابوداوٴد میں تحریر کرتے ہیں ترجمہ نافع سے جن کی کنیت ابو غالب ہے ، روایت ہے سکۃ المرید (ایک موضع ہے) میں تھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا اس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سن کر میں بھی اس کے پیچھے چلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا باریک کمبل اوڑھے ہوئے ایک چھوٹی راس کے گھوڑے پر سوار ہے اوراپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دھوپ سے بچاوٴ کے لیے ڈالے ہوئے ہے ، میں نے پوچھا زمیندار کون ہے لوگوں نے کہا انس بن مالک ہیں (جنہوں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی 92 یا 93 میں ان کا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ ان کی عمر ہوئی، جب جنازہ رکھا گیا تو انس کھڑے ہوئے اورانہوں نے نماز پڑھائی میں ان کے پیچھے تھا میرے اوران کے بیچ میں کچھ آڑ نہ تھی انہوں نے چار تکبیریں کہیں نہ بہت دیر میں نماز پڑھی نہ جلدی پھر جانے لگے بیٹھنے کو لوگوں نے کہا اے ابا حمزہ (کنیت ہے حضرت انس کی) یہ عورت انصاریہ کا جنازہ ہے پھر اس کو نزدیک لائے اوروہ ایک سبز تابوت میں تھی تو انس کھڑے ہوئے اس کے کولے کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل

کھڑے ہوئے) پھر نماز پڑھی اس پر اسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑھی تھی بعد اس کے بیٹھے تو علاء بن زیاد نے کہا : اے ابا حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ جنازہ پر اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسے تم نے پڑھی اور چار تکبیریں کہتے تھے اور مرد کے سر کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اور عورت کے کولے کے سامنے ، انس نے کہا ہاں ۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے اور اسی مقاموں پر کھڑے ہوتے تھے اور اسد الغابہ میں تحت احوال زینب بن جحش کے لکھا ہے : وصلی[1] علیها عمر بن الخطاب ودخل قبرها اسامة بن زید ومحمد بن عبداللہ بن جحش وعبداللہ بن ابی احمد بن جحش قیل هی اوّل امرأة صنع لها النعش ودفنت بالبقیع انتهی اور تحت احوال فاطمہؓ کے لکھا ہے :

(ترجمہ عربی عبارت) ''جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو اسماء بن عمیس سے کہا جو کچھ عورتوں کے متعلق کہا جاتا ہے میں تو اس کو بُرا سمجھتی ہوں کہ عورت پر ایک کپڑا سا ڈال دیتے ہیں اور پھر لوگ اس کی باتیں کرتے رہتے ہیں (میت بھاری تھی ، ہلکی تھی ، فلاں عورت بڑی موٹی تھی وغیرہ وغیرہ) اسماء نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میں تجھے ایک چیز دکھلاتی ہوں جو میں نے جبشہ کے علاقہ میں دیکھی تھی اس کھجور کی تازہ شاخیں منگائیں ان کو جھکایا اور اس پر کپڑا ڈال دیا حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ چیز تو بہت اچھی ہے جب میں مر جاؤں تو مجھے تو اور علی دونوں مل کر غسل دے دینا اور کسی دوسرے کو قریب نہ آنے دینا جب فاطمہؓ فوت ہوگئیں تو حضرت عائشہؓ آئیں ۔ اسماء نے ان کو روک دیا ۔ حضرت عائشہؓ نے ابو بکرؓ کے پاس شکایت کی کہ یہ خثعمی عورت ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے پاس نہیں جانے دیتی تو ابو بکر نے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے اسماء تو نبی ﷺ کی بیویوں کو فاطمہؓ کے پاس جانے سے کیوں روکتی ہے اور اسماء نے فاطمہؓ کے لیے تابوت بنایا تھا اسماء نے کہا فاطمہؓ ہی وصیت کر گئی تھیں کہ کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا اور مجھے تابوت بنانے کا حکم بھی دیا تھا ۔ ابو بکرؓ نے کہا ۔ اچھا بناؤ ۔ پھر حضرت علیؓ اور اسماءؓ نے فاطمہؓ کو غسل دیا یہ سب سے پہلی عورت تھی جس کی لاش اسلام میں ڈھانپی گئی پھر اس کے بعد زینب بنت جحش کی لاش ڈھانپی گئی پھر فاطمہ کا جنازہ حضرت علیؓ نے پڑھا بعض کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ نے پڑھایا تھا اور فاطمہ وصیت کر گئی تھیں کہ ان کو رات کے وقت دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ان کی قبر میں حضرت علیؓ ، عباسؓ اور فضل بن عباسؓ اترے آپ کی وفات 3 رمضان 11 ہجری کو ہوئی ۔ ''

امام نووی نے منہاج میں کہا ۔ مستحب ہے کہ عورت کے لیے تابوت بنا دیا جائے تاکہ اس کی پردہ پوشی ہو جائے ابن حجر مکی نے کہا اُم المؤمنین زینبؓ نے اپنے لیے تابوت بنانے کی وصیت کی تھی کیونکہ وہ ہجرت جبشہ میں وہاں تابوت دیکھ آئی تھیں ۔ بیہقی نے کہا ، حضرت فاطمہؓ نے اپنے لیے تابوت بنانے کی وصیت کی ۔ حضرت سعد بن معاذ کو جب دفن کیا جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر پر پردہ کر لو چنانچہ ایک چادر پھیلا دی گئی ۔ جب قیس کو دفن کیا جانے لگے تو ان کی قبر پر چادر پھیلائی گئی ۔ حضرت علیؓ آئے اور چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا عورتوں پر پھیلائی جاتی ہے ۔ ''

ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس و حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت علی و حضرت عباس و جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنهم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا سبھوں نے نماز جنازہ خوشی سے ادا کی اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت ہوئی ۔ واسطے بنانے تابوت کے اور قبیح سمجھا بغیر تابوت کے ہونے کو چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت کے عمل سامنے جمیع صحابہ کے کیا گیا اور نیز حضرت زینب اُم المؤمنین زوجہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ پر تابوت تھا اور حضرت عمرؓ جیسے صحابی ماحی المنکرات نے نماز بخوشی پڑھائی تھی اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہیے اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے ۔ اہل سنت کے لیے اس قدر کافی ہے پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کر سکتا ہے کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام کا ہوا موافق فرمودہ آنحضرت ﷺ کے علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها ۔ اور اہل سنت اسی سبب سے اہل سنت والجماعت کے لقب سے ملقب ہوئے پس باوجود اتنے ثبوت کے جو کوئی انکار کرے وہ جاہل ہے عالم نہیں یا اس میں مادہ رفض ہے کہ جنازہ مسلمین کی بے حرمتی چاہتا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے ۔ من ستر مسلما ستره اللہ یوم القیامة ۔ جیسا کہ اوپر گذرا ۔ فی زماننا ابو داؤد کا ترجمہ ہوگیا ہے اس کو بھی جس نے دیکھا ہے کبھی ایسی بات زبان پر نہیں لا سکتا سچ ہے حضرت نے فرمایا کہ [2] بنائیں گے لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو پس پوچھے جائیں گے تو فتوے دیں گے بغیر علم کے پس گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے ۔ قال اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیه کذا فی مشکوٰۃ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ان پر عمر بن الخطاب نے نماز پڑھائی اور ان کی قبر میں اسامۃ بن زید اور محمد بن عبداللہ بن جحش اور عبداللہ بن ابی احمد بن جحش اترے ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی عورت تھی جس کے

لیے تابوت بنایا گیا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

[2] جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 695

محدث فتویٰ